قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ فِي كِتَابِهِ

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً وَلَا تَفَرَّقُوا

اللہ تبارک وتعالی نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا

”اور اللہ کی رسّی کو تم سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو“

قرآن مجید، سورۂ آل عمران (۳): آیت ۱۰۳

قرآن کریم اور امیر المومنین علیہ السلام

فصل اول

مقدمہ

اللہ کے نام سے ابتداء کرتے ہیں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے اور اس کی آخری حجت اور ہمارے زمانہ کے امام حضرت امام حجت بن الحسن العسکری علیہما السلام سے فیض و لطف طلب کرتے ہیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اپنی مشہور اور معروف حدیث جیسے حدیث ثقلین (دو گراں قدر چیزوں والی حدیث) میں، جسے تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر قبول کیا ہے، خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، فرماتے ہیں:

إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَبَدًا وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ

"میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور میری عترت میرے اہل بیت علیہم السلام۔ اگر تم ان دونوں سے متمسک رہو گے تو میرے بعد کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے کیوں کہ یہ دونوں کبھی بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگی یہاں تک کہ میرے پاس حوض (کوثر) پر وارد ہونگی۔"

[المسترشد فی امامت علی بن ابی طالب علیہم السلام، محمد بن جریر طبری، ص ۵۵۹، ح ۲۳۷]

ہماری کوشش اور واحد مقصد یہ ہے کہ تعلیمات ثقلین یعنی قرآن مجید اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ اور ان کی پاک و پاکیزہ آل علیہم السلام کی روایات سے متمسک رہنا اور ان کی تبلیغ کرنا تاکہ ان کی صحیح تعلیمات لوگوں تک پہنچے۔

اس کتاب کے مقاصد ہیں:

۱. قرآن مجید کی ان آیتوں کو متعارف کرانا جو امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔
۲. شیعہ اور اہل تسنن منابع سے مختصر تفسیر کے ذریعہ ان آیتوں کی تائید کرنا۔
۳. اس حقیقت کو ثابت کرنا کہ اہل بیت علیہم السلام کی فضیلت میں، بالخصوص امام علی بن ابی طالب علیہما السلام کی شان میں ان آیتوں کے نازل ہونے کے بارے میں شیعہ اور اہل تسنن دونوں اپنے نقطہ نظر میں متفق و متحد ہیں۔

پہلی آیت: آیت تطہیر

آیت اور ترجمہ

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

"بیشک اللہ کا صرف یہی ارادہ ہے کہ آپ سے ہر رجس کو دور رکھے اے اہل بیت علیہم السلام اور آپ کو اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔"

[سورۂ احزاب (۳۳): آیت ۳۳]

شیعہ نظریہ

- یہ آیت حدیث کساء کے واقعہ سے متعلق ہے جب پانچ مقدس شخصیتیں یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہما السلام، حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام، امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام، حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی چادر کے زیر سایہ جمع ہوئے تھے۔
- اس واقعہ کا اصل شیعہ حوالہ کتاب عوالم العولم، ج ۱۱، ص ۹۳۰ ہے جس کے مولف عبد اللہ ابن نور اللہ بحرانی ہیں۔
- جب اہل بیت علیہم السلام چادر کے نیچے جمع ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: "اے میرے فرشتوں اور اے آسمان میں رہنے والوں! مجھے میری عزت و جلال کی قسم! بے شک میں نے یہ بلند آسمان پیدا نہیں کیا اور نہ پھیلی ہوئی زمین، نہ چمکتا ہوا چاند، نہ روشن سورج، نہ گردش کرتے ہوئے سیارے، نہ بہتا ہوا سمندر اور نہ تیرتی ہوئی کشتی، مگر یہ سب چیزیں ان پانچ نفوس کی محبت میں پیدا کی ہیں جو اس چادر کے نیچے جمع ہیں۔
- اس روایت میں اہل بیت علیہم السلام کا تعارف حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے ذریعہ کیا گیا ہے۔
- حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد کے لیے عربی لفظ بَنُوْ استعمال ہوا ہے جو ۳ یا اس سے زیادہ بچوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- اس کا مطلب یہ ہے کہ آیت تطہیر کے مطابق ۱۲ امام علیہم السلام اہل بیت میں شامل ہیں۔

اہل تسنن نظریہ

عائشہ بنت ابی بکر نے بیان کیا کہ ”حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صبح سیاہ اونٹ کے بالوں سے بنی ہوئی چادر اوڑھے باہر نکلے کہ وہاں حسن بن علی علیہما السلام آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن علیہ السلام کو چادر میں لے لیا۔ پھر حسین علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بھی ان کے ساتھ چادر میں لے لیا۔ پھر فاطمہ علیہا السلام تشریف لائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بھی چادر میں لے لیا۔ پھر علی علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **بس اللہ کا صرف یہی ارادہ ہے کہ آپ سے ہر رجس کو دور رکھے اے اہل بیت علیہم السلام اور آپ کو اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔**“

[صحیح مسلم، کتاب ۴۴، ح ۹۱ (شمارہ ۲۴۲۴)]

دوسری آیت: آیت مودت

آیت اور ترجمہ

قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

"(اے پیغمبر) آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے کوئی اجر رسالت نہیں چاہتا مگر یہ کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو۔"

[سورۂ شوریٰ (۴۲): آیت ۲۳]

شیعہ نظریہ

ابن عباس سے روایت ہے:

جب یہ آیت **"(اے پیغمبر) آپ کہہ دیجیے کہ میں تم سے کوئی اجر رسالت نہیں چاہتا مگر یہ کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو۔"** نازل ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ! آپ کے قرابتدار کون ہیں جن کی محبت و مودت اللہ نے ہم پر واجب کی ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"علی، فاطمہ اور ان کی اولاد علیہم السلام (اور یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ دہرایا)۔"

[تفسیر فرات، فرات ابن ابراہیم کوفی، ص ۳۹۰، تفسیر برہان، سید ہاشم بحرانی، ج ۴، ص ۸۲۲، ح ۹۵۱۲]

اہل تسنن نظریہ

ابن عباس سے منقول ہے کہ جب مجھ سے پوچھا گیا **"مگر یہ کہ میرے قرابتداروں سے محبت کرو"** تو سعید ابن جبیر (جو وہاں موجود تھے) نے کہا: "یہاں اس سے مراد آل محمد علیہم السلام ہیں۔"

[صحیح بخاری، کتاب ۶۵، ح ۳۴۰ (شمارہ ۴۸۱۸)]

تیسری آیت: آیت مباہلہ

آیت اور ترجمہ

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ

”پس جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ سے کٹ حجتی کرے بعد اس کے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس علم آچکا ہے تو ان سے کہہ دیجیے کہ آؤ، ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ، ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنے نفسوں کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ اور پھر ہم مباہلہ (خدا کی بارگاہ میں بددعا) کریں کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔“

[سورۂ آل عمران (۳): آیت ۶۱]

شیعہ نظریہ

حضرت امام رضا علیہ السلام اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں، وہ اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے، وہ اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے، وہ اپنے والد امام علی ابن الحسین علیہما السلام سے، وہ اپنے والد امام حسین ابن علی علیہما السلام سے، وہ اپنے والد علی امیر المومنین علیہ السلام سے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک طولانی خطبہ میں ارشاد فرمایا:

”اے علی علیہ السلام! جس نے تمہیں قتل کیا اس نے مجھے قتل کیا، جس نے تم سے بغض رکھا اس نے یقیناً مجھ سے بغض رکھا اور جس نے تمہیں سب و شتم کیا اس نے یقیناً مجھے سب و شتم کیا ہے کیونکہ تم مجھ سے ہو۔ تمہارا نفس میرے نفس سے ہے اور تمہاری خلقت میری خلقت سے ہے۔ یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے اور تم کو خلق کیا اور مجھے نبوت کے لیے منتخب کیا اور تمہیں امامت کے لیے۔ پس جس نے تمہاری امامت کا انکار کیا اس نے یقیناً میری نبوت کا انکار کیا ہے۔“

[امالی شیخ صدوقؒ، ص ۹۵، ح ۴؛ بحار الانوار، علامہ مجلسیؒ، ج ۴۲، ص ۱۹۰، ح ۲۱]

اہل تسنن نظریہ

عامر ابن سعد ابن ابی وقاص نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے سعد کو گورنر مقرر کیا اور کہا:

"کون سی چیز تجھے روکتی ہے علی ابن ابی طالب علیہما السلام کو سب وشتم کرنے سے؟ تو اس نے جواب میں کہا: "تین چیزوں کی وجہ سے۔ مجھے یاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام بارے میں فرمایا تھا...... (تیسری چیز یہ تھی) جب یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ **"ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ......"** تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا: "اے اللہ! یہ میرے قرابتدار ہیں۔"

[صحیح مسلم، کتاب ۴۴، ح ۵۰ (شمارہ ۲۴۰۴ د)]

چوتھی آیت: ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے

آیت اور ترجمہ

إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

"بیشک آپ صرف ایک آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کے لئے ایک ہادی ہے۔"

[سورۂ رعد (۱۳): آیت ۷]

شیعہ نظریہ

عبد الرحیم الکثیر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں اس آیت کے بارے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا:

"آگاہ کرنے والا میں ہوں اور علی علیہ السلام ہادی ہیں۔ خدا کی قسم! یہ (آگاہ کرنے والا ہونا اور ہادی ہونا) ہم سے کبھی دور نہیں ہو گا اور قیامت تک ہمیشہ ہمارے درمیان رہے گا۔"

[الکافی، شیخ محمد ابن یعقوب کلینیؒ، ج ۱، ص ۱۹۲، ح ۴؛ بحار الانوار، علامہ مجلسیؒ، ج ۳۵، ص ۴۰۱، ح ۱۴]

اہل تسنن نظریہ

ابن نجار سے منقول ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنا دست مبارک اپنے سینے اقدس پر رکھا اور فرمایا:

"میں آگاہ کرنے والا ہوں۔" اور پھر اپنا ہاتھ علی علیہ السلام کے شانہ کی طرف بڑھایا اور فرمایا: "تم ہادی ہو، اے علی! تمہارے ذریعے میرے بعد ہدایت طلب کرنے والوں کو ہدایت نصیب ہو گی۔"

اسی کتاب کی ایک اور روایت میں ابی برزح اسلمی کا بیان ہے: میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو فرماتے ہوئے سنا:

"یقیناً میں آگاہ کرنے والا ہوں۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اپنا دست مبارک اپنے سینے اقدس پر رکھا اور پھر علی علیہ السلام کے سینے اقدس پر رکھا اور فرمایا: "ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔"

اس روایت کو انہوں نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے بھی نقل کیا ہے کہ وہ ہادی ہیں۔

[الدر المنثور فی تفسیر الماثور، جلال الدین سیوطی، ج۴، ص۵۰۸؛ فتح الباری فی شرح صحیح البخاری، ابن حجر عسقلانی، ج۸، ص۲۸۴]

پانچوی آیت: دعوت ذوالعشیرہ

آیت اور ترجمہ

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

"اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو آگاہ کیجیے۔"

[سورۂ شعراء (۲۶): آیت ۲۱۴]

شیعہ نظریہ

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"جب یہ آیت نازل ہوئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام علی علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا، 'اے علی! ہمارے لیے کچھ کھانا تیار کرو اور ایک میمنے کی ایک ٹانگ اور دودھ کا ایک برتن لے لو۔ پھر بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو جمع کرو۔' پس امیر المومنین علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق عمل کیا اور سب کو دعوت دی۔ ان میں ایسے بھی تھے جو یہ سارا کھانا اکیلے کھا سکتے تھے۔ پھر علی علیہ السلام نے ان کے لیے دستر خوان بچھا دیا اور کھانا رکھ دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گوشت کھانا شروع کیا اور ان لوگوں کو کھانے کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ 'آؤ اللہ کے نام سے کھاؤ۔' انہوں نے کھانا شروع کیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور ان میں سے اکثر نے زیادہ کھایا۔ آحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتگو کا آغاز کیا اور فرمایا:

"اے بنو عبد المطلب، تم میں سے کون میرے قرضوں کو ادا کریگا، میرے وعدوں کو پورا کریگا، میرے بعد میرا جانشین اور خلیفہ ہو گا تا کہ میں اس کا بھائی بنوں اور وہ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہو؟ وہ میرا وصی، میرا خلیفہ ہو گا، میرا منتخب شدہ، میرا اہم راز اور میرے مقام و منزلت میں میرے ساتھ ہو گا۔"

امام علی علیہ السلام نے فرمایا کہ تمام مجمع خاموش رہا جب کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا، "میں کروں گا اے اللہ کے رسول! میں آپ کے قرض کو ادا کرونگا، آپ کے وعدوں کو پورا کرونگا اور آپ کی امت اور اہل بیت میں آپ کا خلیفہ بنوں گا۔ میں آپ کا بھائی رہوں گا اور آپ میرے بھائی رہیں گے اور دنیا و آخرت میں آپ کے ساتھ آپ کے مقام پر رہوں گا۔"

حالانکہ امام علی علیہ السلام ان میں سب سے چھوٹے تھے لیکن ان میں سب سے زیادہ مستحکم تھے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً میں نے اسے قائم کیا اے علی!" اسی لیے اخوت اور زیارت ان کے لیے فرض ہوگئی۔

[الہدایہ الکبری، حسین ابن حمدان خسیبی، ص ۴۷، ح ۴]

اہل تسنن نظریہ

عبد اللہ ابن عباس نے علی ابن ابی طالب علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے:

'جب یہ آیت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی کہ **"اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو آگاہ کیجیے۔"** تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا: "اے علی! اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو آگاہ کروں......ایک خاص مقدار کے کھانے کا انتظام کروں، اس میں میمنے کی ایک ٹانگ رکھنا اور ہمارے لیے دودھ کا ایک بڑا پیالہ بھر دینا۔ بنو عبد المطلب کو جمع کرو تاکہ میں ان سے خطاب کروں اور مجھے جو حکم دیا گیا ہے وہ پہنچا دوں۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق عمل کیا اور ان سب کو بلایا اور اس دن تقریباً ۴۰ افراد موجود تھے۔'

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے بنو عبد مطلب، بخدا! میں عربوں میں سے کسی ایسے نوجوان کو نہیں جانتا جو اس سے بڑی چیز لے کر آیا ہو جو میں آپ سب کے لیے لایا ہوں۔ بے شک میں آپ کے لیے دنیا اور آخرت کی بہترین چیزیں لے کر آیا ہوں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سب کو اس کی طرف دعوت دوں۔ پس آپ میں سے جو کوئی اس امر میں (کار رسالت) میں میری مدد کریگا وہ آپ کے درمیان میرا بھائی، میرا وصی اور خلیفہ ہوگا۔"

علی علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر سب کو روک لیا گیا اور میں نے عرض کیا: "یقیناً اے اللہ کے نبی میں اس میں آپ کا حامی رہوں گا۔" جبکہ میں ان میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا...... پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا شانہ تھام کر فرمایا: "یقیناً یہ (علی) میرا بھائی، وصی اور

خلیفہ ہے آپ سب کے درمیان۔(قریش کا) گروہ ہنسنے لگا اور ابو طالب علیہ السلام سے کہنے لگے۔ بیشک آپ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ اپنے بیٹے کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔"

[تاریخ طبری، ج۲، ص۳۶۱، باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا آغاز جب اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو اپنے پیغام کے ساتھ آپ کے پاس بھیجا اور ہجرت مکہ کے واقعات تک کیا ہوا]

===================

نادِ علی علیہ السلام صغیر

نَادِ عَلِيّاً مَظۡهَرَ الۡعَجَائِبِ
علی علیہ السلام کو پکارو جو عجائب کا مظہر ہے
تَجِدۡهُ عَوۡناً لَكَ فِي النَّوَائِبِ
تم انہیں مشکلوں میں اپنا مددگار پاؤ گے
كُلُّ غَمٍّ وَهَمٍّ سَيَنۡجَلِي
ہر ہم و غم بہت جلد برطرف ہو جائے گا
بِوَلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِي
آپ کی ولایت کے طفیل میں یا علی علیہ السلام یا علی علیہ السلام یا علی علیہ السلام
[بحار الانوار، ج۲۰، ص۷۳]